السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مختلف علماء سے درج ذیل احادیث سنی ہیں، لیکن علماء نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اور یہ علماء فوت ہوچکے ہیں۔ مہربانی فرماکران احادیث کی تخریج سے آگاہ کریں اور یہ بھی واضح کریں کہ یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں؟ احادیث (مفہوم) درج ذیل ہیں:

1۔ "آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جس کا نام رافضی ہوگا، میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین پر وہ تبرا کریں گے، ان میں سے کوئی بیمار ہوجائے تو پوچھنے مت، مرجائے جنازہ مت پڑھیے، تمہارا مرجائے اپنے جنازے میں انھیں شریک نہ کیجیے"

2۔ جب فتنے اور بدعات عام ہوجائیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین پر تبرا کیا جائے تو عالم کو چاہیے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔

3۔ "رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق بات کہہ خواہ لوگوں کے دل پر وہ بری گزرے"

4۔ جس قوم میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ وہ امامت کرائے۔ (عبداللہ طاہر، اسلام آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رافضی اس شخص کو کہتے ہیں جو "صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی مذمت اور کردار کشی کو جائز سمجھتا ہے" (القاموس الوحید ص 648)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 748ھ) فرماتے ہیں:

"وَمَن أَبغَضَ الشَّيخَينِ وَاعتَقَدَ صِحَّةَ إمَامَتِهِمَا فَهُوَ رَافِضِيٌّ مَقِيتٌ، وَمَن سَبَّهُمَا وَاعتَقَدَ أَنَّهُمَا لَيسَا بِإمَامَي هُدًى فَهُوَ مِن غُلاةِ الرَّافِضَةِ"

جو شخص شیخین (ابوبکر وعمر رضوان اللہ عنھم اجمعین) سے بُغض رکھے اور انھیں خلیفہ برحق بھی سمجھے تو یہ شخص رافضی، قابل نفرت ہے اور جو شخص انھیں (ابوبکر وعمر رضوان اللہ عنھم اجمعین) خلیفہ برحق بھی نہ سمجھے اور بُرا کہے تو یہ شخص غالی رافضیوں میں سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: 16/458 ترجمۃ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ)

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فمن قدمہ علی أبي بکر و عمر فھو غال في تشیعہ ویطلق علیہ رافضي"

جو شخص (سیدنا) علی کو (سیدنا) ابوبکر و (سیدنا) عمر پر (افضلیت میں) مقدم کردے تو وہ شخص غالی شیعہ ہے اور اس پر راضی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص 459"

اثنا عشری جعفری فرقہ، رافضی فرقہ ہے۔

دلیل نمبر 1۔ غلام حسین نجفی رافضی نے اپنی کتاب "جاگیر فدک" میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "جناب ابوبکر اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں" (ص 509)

اس نجفی بیان میں صدیق اکبر کو مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ (العیاذ باللہ)

دلیل نمبر 2: محمد الرضی الرضوی الرافضی کہتا ہے:

أما براءتنا من الشیخین فذاک من ضرورة دیننا "الخ"

اور شیخین (ابوبکر وعمر رضوان اللہ عنھم اجمعین ناقل) سے برات (تبرا) کرنا ہمارے دین کی ضرورت میں سے ہے۔ (کذبوا علی الشیعة: ص 49"

روافض کے بارے میں مروی شدہ مرفوع احادیث کی تحقیق درج ذیل ہے۔

"۔ "بشر بن عبداللہ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : وانہ سیکون فی آخرالزمان قوم یبغضونہم فلا تواکلوہم ولا تشارکوہم ولا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم وہذا خبر بَاطِل لَاأَصل لہٗ[1]

آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جوان (ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضوان اللہ عنہم اجمعین) سے بُغض رکھیں گے، تم ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ، نہ شریک کرو، نہ ان کا جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ (مل کر) نماز پڑھو۔۔۔ یہ"
(روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (کتاب المجروحین لابن حبان: 1/187

(حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو سخت منکر قرار دیا۔ (میزان الاعتدال 1/32

(بشیر القصیر کے بارے میں امام ابن حبان نے کہا: "منکر الحدیث جداً" یہ سخت منکر حدیثیں بیان کرنے والا ہے۔ (المجروحین: ص 187

"۔) "قال علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یَظْہَرُ فِی اُمَّتِی فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الاِسْلَامَ[2]

(آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کا نام رافضی ہوگا یہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد 1/103 ح 808، روایۃ عبداللہ بن احمد عن غیر ابیہ"

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

(ابو عقیل یحییٰ بن المتوکل ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: 7233

(کثیر بن اسماعیل النواء ضعیف ہے۔ (التقریب: 5605

حافظ ابن الجوزی نے فرمایا:

"ہذا الحدیث لایصح عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

(یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل لمتناھیہ 1/157 ح 252"

"۔ "عمران بن زید: حدثنا الحجاج بن تمیم عن میمون بن مہران عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "یکون فی آخرالزمان قوم ینبزون الرافضۃ، یرفضون الاِسلام ویلفظونہ، اقتلوہم فاِنہم مشرکون[3]

آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائے گا یہ اسلام کو اتار پھینکیں گے، انھیں قتل کرو کیوں کہ یہ مشرک ہیں۔"

(مسند عبد بن حمید: 698، دوسرا نسخہ 697 والمسند الجامع 9/596 ح 7082 واللفظ لہ)

(یہ روایت ضعیف ہے، عمران بن زید: لین (یعنی ضعیف) ہے۔ (التقریب: 5156

(حجاج بن تمیم: ضعیف ہے۔ (التقریب: 1120

تنبیہ:-

ان راویوں پر محدثین کرام کی جرح تفصیلاً تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب اسر میزان الاعتدال وغیرہ میں موجود ہے۔ تقریب کا حوالہ بطور اختصار اور بطور خلاصہ واعدل الاقوال دیا جاتا ہے۔ والحمدللہ

۔ "عصام بن الحکم العکبري: نا جمیع بن عمیر البصري حدثنا سوار الہمدانی عن محمد بن جحادۃ عن الشعبی عن علی قال قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنک وشیعتک فی الجنۃ وسیاَتی قوم لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فاذا لقیتموہم فاقتلوہم فاِنہم مشرکون"[4]

"اے علی!) تم اور تمہارے شیعہ جنت میں جائیں گے اور ایک قوم آئے گی جن کا لقب رافضی ہوگا، جب تم انھیں ملو تو انھیں قتل کرو، کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء 4/329) وتاریخ بغداد مختصراً 12/289 ت)"
(6731، والعلل المتناھیہ 159،1/158 ح 254، واللفظ لہ

(یہ روایت باطل ومردود ہے، سوار بن مصعب الہمدانی: منکر الحدیث (منکر حدیثیں بیان کرنے والا) ہے۔ (کتاب الضعفاء للامام البخاری بتحقیقی: 158

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"وقد رایتہ ولیس بشَیَٔ کان یجیٔنا الی منزلنا"

(میں نے اسے دیکھا ہے، یہ کچھ چیز نہیں ہے، یہ ہمارے ڈیرے پر آتا تھا۔ (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: 2068"

(اس پر شدید جروح کے لیے دیکھئے لسان المیزان (129،3/128 ت 4058

(جمیع بن عمیر البصری: ضعیف ہے۔ (التقریب: 967

عصام بن الحکم کی توثیق نامعلوم ہے۔

تنبیہ :-

جمیع بن عمیر کو جمیع بن عمر بھی کہا جاتا ہے۔

5۔ "تلید بن سلیمان ابو ادریس المحاربی عن ابی الجحاف داود بن ابی عوف عن محمد بن عمر والہاشمی عن زینب بنت علی عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت : نظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلی علی فقال ہذا فی الجنۃ وإن من شیعتہ قوم یعطون الإسلام فیلفظونہ لہ نبز یسمون الرافضۃ فمن لقیھم فلیقتلھم فإنھم مشرکون"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف دیکھ کر فرمایا : یہ جنتی ہے اور اس کے شیعہ میں سے ایک قوم (ایسی) ہوگی جنھیں اسلام دیا جائے گا تو وہ اسلام کو پھینک دیں گے ، ان کا (صفاتی) نام رافضی ہوگا ، جو شخص انھیں پائے تو قتل کردے کیونکہ یہ مشرک ہیں۔

(کتاب المجروحین لابن حبان : 1/205 واللفظ لہ ، العلل المتناہیہ : 1/159 ح : 255 ومسند ابی یعلی بتحقیق الشیخ الاثری 6/165 ح 6716 وتحقیق حسین سلیم اسد 12/116۔117 ح 6749 ، ونسخہ مخطوطہ ص 135 ، تاریخ دمشق لابن عساکر 73/130 ، موضح اوھام الجمع والتفریق للخطیب 1/43)

یہ روایت سخت ضعیف اور باطل ہے۔ تلید بن سلیمان پر جمہور محدثین نے شدید جرح کی ہے لہذا بعض محدثین کی توثیق مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین (متوفی 233ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وہذا یحیی بن معین یقول : "کلّ من شتم عثمان أو طلحۃ أو أحداً من أصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دجّال لا یکتب عنہ ، وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس أجمعین"

"تلید کذاب ہے ، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو گالیاں دیتا تھا۔ اور ہر وہ شخص جو عثمان یا طلحہ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو گالی دے تو وہ شخص دجال ہے اس سے (کچھ بھی) نہ لکھا جائے اور ایسے شخص پر اللہ ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (تاریخ ابن معین : روایۃ الدوری : 2670)

تنبیہ (1) :-

مسند ابی یعلیٰ میں قدیم زمانے سے یہ غلطی چلی آ رہی ہے کہ ابو ادریس (تلید بن سلیمان) کے بجائے ابن ادریس لکھا ہوا ہے جو کہ یقیناً غلط ہے۔

حافظ الشام ابن عساکر مسند ابی یعلیٰ کے نسخے کی غلطی پر تنبیہ فرماتے ہیں :

"کذا قال وإنما ہو ابو ادریس وہو تلید بن سلیمان"

(راوی نے اسی طرح کہا ہے (!) حالانکہ یہ راوی (صرف اور صرف) ابو ادریس تلید بن سلیمان ہے۔ (تاریخ دمشق 73/131)

(محقق جلیل القدر مولانا ارشاد الحق اثری نے بھی اس قدیم غلطی کی نشاندہی کر کے لکھ دیا ہے۔ کہ ابن ادریس مصحف (تصحیف شدہ) ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ 6/165 ح 6716)

حسین سلیم اسد نے لکھا ہے :

"إسنادہ صحیح إن کانت زینب [سمعت] من أمہا ، وإلا فہو منقطع"

(یعنی اس کی سند صحیح ہے ، اگر زینب نے اپنی ماں (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے سنا ہے ورنہ منقطع ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ 12/117 ح 6750 حاشیہ : 4

ابو ادریس (تلید) کی سند کو ابن ادریس (عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ) سمجھ کر اس روایت کو صحیح قرار دینا حسین الدارانی جیسے لوگوں کا ہی کام ہے۔

تنبیہ (2) :-

(ابو الجحاف دادو بن ابی عوف کا ذکر تلید ابو ادریس کے استادوں میں تو موجود ہے۔ (دیکھئے تہذیب الکمال وغیرہ

لیکن عبداللہ بن ادریس کے استادوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ تلید ابو ادریس کی بیان کردہ یہ روایت باطل ہے ، اس کے بارے میں امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"ہذا لا یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

(یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح (ثابت) نہیں ہے۔ (العلل المتناہیہ 1/159 ح 255

6۔ "حجاج بن تمیم عن میمون بن مہران عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ علی ، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : یا علی ! سیکون فی اُمتنا قوم ینتحلون حبنا اَہل البیت ، لہم نبز ، یسمون الرافضۃ ، فاقتلوہم فاِنہم مشرکون"

اے علی (بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عنقریب میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو ہمارے اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرے گی ، ان لوگوں کا لقب راضی ہوگا ، پس انھیں قتل کرو یہ مشرک ہیں ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی 12/242ح12998 وحلیۃ الاولیاء 4/95 مسند ابی یعلیٰ 4/459ح2586 والسنۃ لابن ابی عاصم ح981"

یہ روایت ضعیف ہے ، حجاج بن تمیم : ضعیف ہے جیسا کہ روایت : 3 کی تحقیق میں گزرچکا ہے ۔ اس ضعیف راوی کے باوجود علامہ ہیثمی لکھتے ہیں :

(واسنادہ حسن" اور اس کی سند حسن ہے ۔ (مجمع الزوائد 10/22"

ہیثمی کا یہ قول جمہور محدثین کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے ۔

7۔ "الفضل بن غانم : حدثنا سوار بن مصعب عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : کَانَتْ لَیْلَتِی مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ عِنْدِی فَأَتَتْہُ فَاطِمَۃُ وَتَبِعَہَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا عَلِیُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُکَ فِی الْجَنَّۃِ , وَشِیعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ , اِلَّا أَنَّہُ مِمَّنْ یَزْعُمُ أَنَّہُ یُحِبُّکَ أَقْوَامٌ یُصَغِّرُونَ الْاِسْلَامَ ثُمَّ یَلْفِظُونَہُ یَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ , یُقَالُ لَہُمْ : الرَّافِضَۃُ فَاِنْ أَدْرَکْتَہُمْ فَجَاہِدْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُونَ قَالَ : یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیہِمْ ؟ قَالَ : لَا یَشْہَدُونَ جُمُعَۃً وَلَا جَمَاعَۃً ، وَیَطْعَنُونَ عَلَی السَّلَفِ الْأَوَّلِ"

اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم اور تمہارے ساتھی جنتی ہیں ، تم اور تمہارے شیعہ جنتی ہیں ، سوائے اس کے کہ ایک قوم تجھ سے محبت (کا دعویٰ) کرے گی ، یہ اسلام کا زبانی دعویٰ کریں گے ، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق) سے نیچے نہیں اُترے گا ، ان کا لقب رافضی ہوگا ، جب تم انھیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو کیونکہ یہ مشرک ہیں ۔ (سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ان کی علامت کیا ہوگی ؟ آپ نے فرمایا : جمعہ اور جماعت ترک کردیں گے اور سلف اول (یعنی صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین) پر طعن کریں گے ۔

(تاریخ بغداد للخطیب : 12/358ت6790 الاوسط للطبرانی : 316، 7/315ح6601)

یہ روایت سخت ضعیف ، باطل اور مردود ہے ۔

" فضل بن غانم کے بارے میں امام ابن معین نے فرمایا : "ضعیف لیس بشیَ

(یہ ضعیف ہے ، کچھ چیز نہیں ہے ۔ (سوالات ابن الجنید : 11

سوار بن مصعب : منکر الحدیث ہے جیسا کہ روایت : 4 کے تحت گزرچکا ہے ۔

عطیہ العوفی کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے ۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

"ضعیف الحفظ مشہور بالتدلیس القبیح"

(حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے اور گندی تدلیس کرنے کے ساتھ مشہور ہے ۔ (طبقات المدلسین بتحقیقی 122/4

8۔ "حدثنا محمد بن علی بن میمون ، حدثنا اَبو سعید محمد بن اَسعد التغلبی ، حدثنا عبثر بن القاسم اَبو زبید ، عن حصین بن عبد الرحمن ، عن اَبی عبد الرحمن السلمی ، عن علی قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "سیأتی بعدی قوم لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فاِذا لقیتموہم فاقتلوہم فاِنہم مشرکون" قلت : یا رسول اللہ ما العلامۃ فیہم ؟ قال : "یقرضونک بما لیس فیک ویطعنون علی اَصحابی ویشتمونہم".

میرے بعد ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی (رافضہ) ہوگا ، جب تم انھیں پاؤ تو انھیں قتل کرو ، بے شک وہ مشرک ہیں ، میں (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی (نشانی) کیا" (ہے ؟ فرمایا : تیرے بارے میں ایسی باتیں کہیں گے جو تجھ میں نہیں ہیں اور میرے صحابہ پر طعن و تشنیع کریں گے ۔ (کتاب السنہ لابن ابی عاصم : 2/672ح979

(یہ روایت ضعیف ہے ، محمد بن اسعد التغلبی : لین (یعنی ضعیف) ہے ۔ (التقریب : 5726

9۔ "عن فاطمۃ الکبری ، عن اَسماء بنت عمیس ، عن اَم سلمۃ قالت ، کانت لیلتی ؛ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی ، فجاءت اِلی فاطمۃ مسلمۃ ، فتبعہا علی ، فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ فقال : "اَبشر یا علی اَنت واَصحابک فی الجنۃ ، اِلا اِن ممن یزعم اَنہ یحبک قوم یرفضون الاِسلام یلفظونہ یقال لہم الرافضۃ ، فاِذا لقیتہم فجاہدہم فاِنہم مشرکون" قلت : یا رسول اللہ ما العلامۃ فیہم ؟ قال : "لا یشہدون جمعۃ ولا جماعۃ ، ویطعنون علی السلف".

اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! تجھے خوشخبری ہو ، تو اور تیرے ساتھی جنتی ہیں سوائے ان کے جو تیری محبت کے دعوے دار ہیں مگر اسلام کو دور پھینکنے والے ہیں ، انھیں رافضی کہا جائے گا ۔ ان کا لقب رافضی ہوگا ، جب تم انھیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو کیونکہ یہ مشرک ہیں ۔ (سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ان کی علامت کیا ہوگی ؟ آپ نے فرمایا : جمعہ اور جماعت ترک کردیں گے اور سلف اول (یعنی صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین) پر طعن کریں گے ۔ (کتاب السنہ : 980

(یہ سند سخت ضعیف اور مردود ہے ۔ بکر بن خنیس جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ۔ (دیکھئے تسہیل الحاجۃ فی تحقیق سنن ابن ماجہ : 229 ، تحریر تقریب التہذیب : 739

سوار منکر الحدیث (یعنی سخت ضعیف) ہے۔ جیسا کہ روایت: 4 کے تحت گزر چکا ہے۔

خلاصة التحقیق :۔

رافضیوں کا نام لے کر، مذمت والی کوئی روایت بھی صحیح وثابت نہیں ہے، اس مفہوم کی دیگر بے اصل، موضوع اور مردود روایات درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنہ للالکائی (8/1453۔1455) معالم التنزیل للبغوی (4/208 آخر سورۃ الفتح) کنز العمال (11/324 ح 31636، 31635

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حَدَّثنا اَبو بکر حَدَّثنا وکیع عن شُعْبَة عَنْ أَبِي التیاح عَنْ أَبِي السوار العدوي قال قال علی رضی اللہ عنہ لیحبنی قوم حتی یدخلوا النار فی ولیبغضنی قوم حتی یدخلوا النار فی بغضی"

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک قوم (لوگوں کی جماعت) میرے ساتھ (اندھا دھند) محبت کرے گی حتیٰ کہ وہ میری (افراط والی) محبت کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی اور ایک قوم میرے ساتھ بغض کرے گی حتیٰ کہ وہ میرے بغض کی وجہ سے (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگی۔"

(کتاب فضائل الصحابہ 2/565 ح 952 واسنادہ صحیح، کتاب السنہ لابن ابی عاصم ح 983 ن وسندہ صحیح)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حَدَّثنا اَبو بکر حَدَّثنا وکیع عن حماد بن نجیح عَنْ أَبِي التیاح عَنْ أَبِي حیرۃ قال سمعت علیا یقول یہلک فی رجلان مفرط فی حبی ومفرط فی بغضی"

سیدنا) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میرے بارے میں دو (قسم کے) آدمی ہلاک ہوجائیں گے (1) غالی (اور محبت میں ناجائز) افراط کرنے والا، اور (2) بغض کرنے والا حجت باز۔ (فضائل الصحابہ 2/571" ح 964) واسنادہ حسن

چونکہ ان دونوں اقوال کا تعلق غیب سے ہے لہذا یہ دونوں مرفوع حکماً ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ باتیں بتائی ہوں گی، لہذا رافضی اور غلو کرنے والے شیعہ حضرات دنیا وآخرت دونوں میں رسوا اور ہلاک ہوجائیں گے۔ "وَاللّٰہُ مِنْ وَرائِہِمْ مُحِیطٌ"

تلخیص الجواب :۔

سوال میں بیان کردہ روایت بے اصل اور باطل ہے۔

2۔ مسند الفردوس للدیلمی میں لکھا ہوا ہے:

"إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِی أُمّتی فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ"

سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب میری اُمت میں بدعتیں ظاہر ہوجائیں اور میرے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو اپنا علم ظاہر کرنا چاہیے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر" اللہ کی لعنت ہے۔ (1/390 ح 1275)

یہ روایت بے سند وبے اصل ہے لہذا مردود باطل ہے، اس مفہوم کی تائید کرنے والی ایک ضعیف مردود روایت تاریخ دمشق لابن عساکر (57/62) میں ہے۔ اس روایت میں محمد بن عبدالرحمان بن رمل الدمشقی مجہول الحال ہے، شیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفہ 4/14 ح 1506)

دیلمی نے اس کی ایک موضوع (من گھڑت) سند بھی بیان کر رکھی ہے۔ (ایضاً ص 15)

خلاصہ: یہ روایت بے اصل ومردود ہے۔

3۔ یہ روایت بے اصل ہے، اس کی کوئی سند مجھے نہیں ملی۔

4۔ سنن ترمذی کی ایک روایت (ح 3673) میں آیا ہے:

"لا ینبغی فیھم ابو بکر ان یرہم غیرہ"

لوگوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اگر ان میں ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موجود ہوں تو کوئی دوسرا شخص ان کی امامت کرائے۔"

یہ روایت ضعیف ہے، عیسیٰ بن میمون الانصاری: ضعیف ہے۔ (التقریب: 5335)

(محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں : "ضعیف جداً" یعنی سخت ضعیف ہے۔ (سنن الترمذی ص 834، السلسلۃ الضیعفہ 10/365

اس کی تائید میں دو مردود اور باطل روایتیں السلسلہ الصحیحہ (10/366ح 820) میں بطور ردمذکور ہیں۔ محدث ارشاد الحق اثری نے سیوطی (الآلی 1/296) وغیرہ میں کہا ہے کہ یہ روایت شواہد کے لحاظ سے حسن یعنی حسن لغیرہ ہے حالانکہ یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے، اس روایت کے شواہد مردود و باطل ہیں لہذا یہ حسن لغیرہ کے درجے تک قطعاً نہیں پہنچتی۔

(نیز ایسی حسن لغیرہ یعنی ضعیف + ضعیف = ضعیف ہی رہتی ہے، یہ قابل حجت اور دلیل نہیں بن سکتی) وما علینا الا البلاغ (6 جولائی 2004ء) (الحدیث :4)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 139

محدث فتویٰ